قادیانی خلیفہ مرزا مسرور احمد کے نام دو سابق قادیانیوں کے کھلے خطوط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عبدالرحمٰن سندھو (سابق قادیانی) بنام مرزا مسرور احمد صاحب خلیفہ خامس جماعت احمدیہ

۷؍جون ۲۰۱۴ء کو قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کے بعد بھائی عبدالرحمٰن سندھو اور بھائی محمد بلال نے قادیانی جمات کے سربراہ مرزا مسرور کے نام جو خطوط لکھے وہ ان کے احساسات، مشاہدات اور جذبات کے ترجمان ہیں۔ ان خطوط میں اُن اسباب وعوامل کا تفصیلی ذکر ہے جو ظلمت سے نور تک پہنچنے کا ذریعہ بنے۔ نیز قادیانی امام اور اس کے پیروکاروں کو اسلام کی دعوت دی گئی ہے۔ (ادارہ)

تقریباً پندرہ برس قبل جماعت احمدیہ میں شامل ہوا تھا اور اخلاص کے ساتھ جماعتی نظام کے اندر رہتے ہوئے وقت گزارا ہے اور دنیاوی کسی بھی مشکلات کی پراوہ نہ کی۔ لیکن جوں جوں میری تحقیق کا دائرہ بڑھتا گیا تو میرے سامنے حقائق کھلتے گئے اور میں نے تحقیق کے لیے صرف مرزا صاحب کی اپنی تحریروں کا مطالعہ شروع کیا۔ بہت سی عجیب وغریب تحریریں میرے سامنے آتی گئیں۔ جماعت کے انتہائی تنگ نظر ماحول کے باوجود میں کبھی اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوا تھا لیکن جب مرزا صاحب کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی ایسی تحریرات میرے سامنے آئیں تو میرے لیے ایک لحہ بھی یہاں رکنا مشکل ہو گیا تھا۔ جماعت ہر بات میں ملمع سازی سے کام لیتی ہے۔ حقیقت کچھ ہوتی ہے اور بیان کچھ کیا جاتا ہے۔ مرزا صاحب اپنی تحریرات میں بہت سی ایسی باتیں کر جاتے ہیں جن میں تضاد پایا جاتا ہے۔ جن میں سے چند تحریریں اتمام حجت کے طور پر حاضر خدمت ہیں۔

(1) ملفوظات جلد پنجم صفحہ 134 پر مرزا صاحب فرماتے ہیں: ''باقی رہا شریعت کا عملی حصہ سو ہمارے نزدیک سب سے اوّل قرآن مجید ہے۔ پھر احادیث صحیحہ جن کی سنت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ملے تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ اس کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہی ہے مگر ہم کثرت کو قرآن مجید واحادیث کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتے ہیں۔ ان کے بعض مسائل ایسے ہیں کے قیاس صحیح کے بھی خلاف ہیں۔''

اب اس تحریر پر غور کریں کہ ان چار جملوں کے اندر کتنا تضاد پایا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

(۱) کہ اگر کوئی مسئلہ قرآن وسنت میں نہ ملے تو میرا مذہب تو یہی ہے کہ فقہ حنفی پر عمل کیا جاوے۔

اب اس جملہ میں قرآن وسنت سے کوئی مسئلہ نہ ملنے کی صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرنے کو اپنا مذہب بتلا رہے ہیں۔ اور اگلے جملے میں فرماتے ہیں کہ:

(۲) ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہی ہے۔ اب اُن کی کثرت کو خدا تعالیٰ کی مرضی

بتلا رہے ہیں کہ ان کے کثرت سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مرضی یہی ہے۔

(۳) اب تیسرے جملہ میں کثرت کو قرآن وحدیث کی رو سے ہیچ بتلا رہے ہیں۔ پہلے ان کی کثرت کو خدا تعالیٰ کی مرضی کہا اور پھر کثرت کو ہیچ بتلا دیا۔

(۴) ان کے بعض مسائل ایسے ہیں کہ قیاس صحیح کے بھی خلاف ہیں اور اس جملہ میں فقہ حنفی کو ہی رد کر دیا۔ اگر فقہ حنفی پر اعتراض تھا تو فقہ حنفی پر عمل کرنے کو اپنا مذہب کیوں بتلایا۔

مرزا صاحب بات تحریر کرتے ہوئے کتنا الجھا دیتے ہیں۔ ان کی اپنی ہی ایک بات دوسری بات کو رد کر دیتی ہے۔ جب کہ مرزا صاحب خود ایک جگہ لکھتے ہیں کہ سچے کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔

(2) ملفوظات جلد پنجم صفحہ 32 پر مرزا صاحب فرماتے ہیں: ''اگر آپس میں کوئی لڑائی جھگڑا ہو جائے تو صلح کر لینی چاہیے کیونکہ اس میں خیر و برکت ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ غیر مذاہب کے ساتھ بھی یہ بات رکھی جائے **بلکہ اُن کے ساتھ سخت عداوت رکھنا چاہیے جب تک مذہب کی غیرت نہ ہو انسان کا مذہب ٹھیک نہیں ہوتا۔**'' لیکن مرزا صاحب کی تعلیم اور حکم کے بالکل خلاف موجودہ جماعت احمدیہ کا قول ہے:

Love for aal hatred for none

محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں

موجودہ جماعت احمدیہ کا عمل اس اپنے ہی قول کے سخت خلاف ہے۔ اس پندرہ سالہ عرصہ میں میرے مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ جماعت احمدیہ کو چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب میں جانے والوں یا مسلمان ہونے والے کے ساتھ جماعت کے افراد اس طرح کا رویہ اختیار کرتے ہیں کہ منہ سے تو کہتے ہیں کہ ان سے مل لیں لیکن عملی طور پر اس قدر بیزاری کا اظہار کرتے ہیں اور آپس میں ان کے متعلق اتنے تبصرے اور غلط باتیں مشہور کرتے رہتے ہیں اور بہت سارے ایسے معاملات ہیں کہ ہر ایک کا ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ تو چلو غیروں کے ساتھ معاملات ہیں لیکن آپس میں بھی ایک دوسرے کے بارے میں کتنی جلدی بدگمانی کا شکار ہو جاتے ہیں اور جماعتی معاملات میں آپس کے تعلقات نبھانے کو اہمیت دی جاتی ہے۔ ایسا تنگ نظر اور عدم برداشت والا ماحول ہے کہ اللہ کی پناہ۔ اب خود موازنہ کریں کہ مرزا صاحب کا قول، جماعت احمدیہ کا قول اور جماعت احمدیہ کا اپنا عمل۔ ان تینوں میں کتنا تضاد پایا جاتا ہے۔

(3) ملفوظات جلد پنجم صفحہ 530 پر مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''پادری لوگ دوسری شادی کو زناکاری قرار دیتے ہیں، پھر پہلے انبیاء کی نسبت کیا کہتے ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کہتے ہیں کئی سو بیویاں تھی اور ایسا ہی حضرت داؤد علیہ السلام کی تھیں۔ نیت صحیح ہو اور تقویٰ کی خاطر ہو تو دس بیس بیویاں بھی گناہ نہیں۔ کیا مرزا صاحب اسلامی شریعت کے پابند نہیں تھے کیونکہ اسلام میں تو نیت صحیح ہو اور تقویٰ کی خاطر دس بیس بیویوں کی اجازت نہیں۔ اسلام میں تو صرف چار بیویوں کی اجازت ہے۔

(4) مرزا صاحب اپنی ایک کتاب میں لکھتے ہیں: ''لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں اور مومن لعّان نہیں ہوتا۔''
(روحانی خزائن، جلد:3،ص:456)

لیکن مرزا صاحب نے مختلف مذاہب کے لوگوں کو بڑے عجیب اور بچگانہ طریقے سے لعنتیں بھیجی ہیں۔ عیسائی پادریوں کو، ہندوؤں کو اور مسلمان علما کو لعنتیں بھیجی ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''اب دیکھنا چاہیے کہ وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں مگر اس آریہ میں اس قدر بھی شرم باقی نہ رہی۔ لہٰذا آریوں کے لیے دس لعنتوں کا تمغہ۔''

(1) ایک لعنت، (2) دولعنت، (3) تین لعنت .... اسی طرح سے دس لعنت مکمل کرتے ہیں۔
(روحانی خزائن، جلد:2،ص:386)

ایک اور جگہ روحانی خزائن میں عیسائی پادریوں پر قہری طمانچے برساتے ہوئے ایک ہزار لعنت کو نمبروار لکھتے ہیں۔ (1) لعنت، (2) لعنت، (3) لعنت .... اور اسی طرح ہزار تک کا عدد مکمل کرتے ہیں۔
(روحانی خزائن، جلد:8،ص:158)

ایک اور جگہ مسلمان علما پر شدید غصہ آیا تو انھیں لکھتے ہیں: ''جو ہر ایک مجلس میں میرے نشانوں سے انکار کرتا ہے اس کو چاہیے کہ میعاد مقررہ میں اس نشان کی نظیر پیش کرے ورنہ ہمیشہ کے لیے اور دنیا کے انقطاع تک مفصلہ ذیل لعنتیں اس پر آسمان سے پڑتی رہیں گے۔ بالخصوص مولوی ثناء اللہ صاحب .... وہ لعنتیں یہ ہیں۔''

(1) لعنت، (2) لعنت، (3) لعنت ....

اس طرح دس کا عدد پورا کرتے ہیں اور آخر میں لکھتے ہیں **تلک عشرة كاملة** .

جناب مرزا مسرور صاحب اور احمدی خواتین و حضرات! آپ کو چاہیے کہ مرزا غلام قادیانی صاحب کی ''تمام'' کتابیں آپ خود پڑھیں اور اندھی تقلید کی عینک اتار کر دیانت داری سے تحقیقی طور پر یہ کتابیں پڑھیں اور ان میں تضادات کو نوٹ کریں۔ میری دردِدل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک آپ سب کو اس تاریک ماحول سے نجات دلائے اور ہدایت کی طرف راہنمائی فرمائے۔ آمین۔ جس طرح کہ رب تعالیٰ نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی ہے۔ میں مرزا صاحب کو ان کے کسی بھی دعویٰ میں سچا نہیں سمجھتا اور جماعت احمدیہ سے علیحدگی کا اعلان کرتا ہوں۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ
آپ کی ہدایت کے لیے دعا گو
عبدالرحمٰن سندھو
جماعتی حلقہ حسین آگاہی ملتان۔ پاکستان
مؤرخہ:2014-05-24